اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۵ — نمبر ۱۳

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم جولائی ۱۹۳۱ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ — ۱۴ صفر المظفر ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

جسکو حق سمجھا اسے پہنچا کے چھوڑیں غیر تک	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم بہ ہما	۳/۶
رسول پاک سے عورتوں کا اخلاص	امینہ بیگم ہیڈ معلمہ چک ۱۲۷	۷/۹
پرواز خیال	محترمہ لیئقہ بیگم صاحبہ کلکتہ	۹/۱۰
العادة طبيعة الثانية	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڑھ	۱۰/۱۲
مختصر حالات عزیزہ بیگم	قریشی محمد حنیف صاحب	۱۲/۱۴
عورتوں کی حکومت مردوں پر	ماخوذ	۱۶/۱۷
روئداد جلسہ لجنہ اماءاللہ	اے-ایم خمیم سکرٹری لجنہ اماءاللہ	۱۷/۱۸
نظم		ص ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دُعا بحضور امام

KHILAFAT LIBRARY

اشرف ہے تو کریم ہے عالی مقام ہے
اللہ کا خلیفہ ہے برحق اِمام ہے

احسان اور حُسن میں ثانی نہیں ترا
تُو مہرِ نیمروز ہے ماہِ تمام ہے

اللہ کے مسیح کا ہے جانشین تُو
فرزندِ ارجمند ہے ذی احترام ہے

تبلیغ کر رہا ہے شب و روز دین کی
پہنچا رہا خدا کا ہر اک جا پیام ہے

کرتا ہے بس اشاعتِ اسلام صرف تو
تیرے ہی دم سے آج تو دیں کا قیام ہے

دنیا کے بادشاہ تری در کے ہوں غلام
اللہ سے یہ میری دُعا صبح و شام ہے

سایہ ترا ہمارے سروں پر سدا رہے
جبتک جہاں میں شمس و قمر کا قیام ہے

ہے توتیائے چشم تری خاکِ پا مجھے
کوچہ ترا مرے لئے دار السّلام ہے

آیا ہے عرض لیکے تری بارگاہ میں
حافظ سلیمؔ تیرا جو ادنیٰ غلام ہے

اسپر بھی ایک لُطف و کرم کی نگاہ ڈال
اے وہ کہ جس کا "میرزا محمود" نام ہے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان۔ مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۱ء

جسکو حق سمجھا اُسے پہنچا کے چھوڑیں عرش تک

آؤ دکھلاؤں تمہیں لوگو ہلالِ عید کو!!
تیرہ صدیوں سے ترستے آئے جس کی دید کو

جب میں ہشیار ہوئی!! اسوقت بیشمار پیغمبر دنیا کی تادیب و اصلاح کر کے۔ ہزاروں لاکھوں قلوب صیقل کر کے اپنے اپنے وقتوں میں تنبیہیں کر کے اپنا زمانہ ختم کر چکے تھے۔ مگر اب اس سہانے سمے کی داستانِ پارینہ سے زیادہ وقعت نہ تھی۔ دنیا اس سے بالکل ناآشنا اور قطعی بیخبر ہو چکی تھی۔ کیونکہ اسپر عرصہ گذر چکا تھا۔ اب یہ جانتے ہی نہ تھے۔ کہ کیا کچھ ہوا تھا۔ اور اب پھر کیا ہونیوالا ہے۔

مگر میری فطرت جو غیر معمولی طور پر شائق معلومات واقع ہوئی تھی۔ اسکو فرشتوں نے ابتدائے آفرینش کے کل واقعات اور تمام گزرے ہوئے موسم از بر کرادیئے تھے۔ اور چونکہ اسوقت لوحِ دل مصفا تھی۔ وہ حالات گہرے نقش بن گئے۔ اب مرورِ زمانہ کی لغویات کذبات یا افترایات کی گنجائش تحریر نہ تھی۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ اپنے اوپر چھایا ہوا زمانہ مجھے غیر مانوس سا معلوم ہونے لگا میں گھبرا گھبرا کر اس انتظار میں پہلو بدلتی کہ کب پھر وہ پر از نور زمانہ وہ بہترین زمانہ عود کرتا ہے۔

میں اسکی آغوش میں پلنے کیلئے سیماب وار تھی اور اس سے ہم آغوشی کیلئے بیتاب۔ آہ! میں اس ہاتھ سے نکل جانیوالی منزلِ مطمئنہ کی زبردست متجسس تھی۔

KHILAFAT LIBRARY

مگر میرے گردوپیش کا منظر:۔ اُف نہایت ایام اس آفرین تھا۔

نیلے آسمان پر کالی کالی گھٹائیں اپنا دامن پھیلا رہی تھیں۔ ظلمت لحظہ بلحظہ بڑھ رہی تھی۔ اسی پر گھٹا فضا کی ہوا خلاف واقع گرم اور بے حد گرم تھی۔ جس سے دنیائے ہنگامہ کیش شعلۂ سراپا بنی ہوئی تھی۔ دم رکتا تھا۔ بدن پھکتا تھا۔ روح مضمحل اور حواس باختہ تھے۔ مگر ذرائع نجات ناپید تھے۔ یا شاید کوئی متلاشی نہ تھا:

مگر یہ ضرور ہے۔ کہ دنیا گھبرا رہی تھی بے چینی تھی۔ پریشان تھی۔ میں بھی اس بے قراری سے مستثنیٰ نہ تھی۔ اگرچہ نوعیت میری اس بیتابی کی الگ بالکل الگ تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اس کھوئی ہوئی نعمت کی جستجو میں کوشاں تھی۔ جسکو زمانہ نے لپیٹ کر کہیں دُور رکھدیا تھا۔ اور جسکے مزے سے زمانہ کے حلقوم بالکل دھل چکے تھے۔ ؎

"گزر چکا تھا زمانہ وہ حظ اُٹھا ئے ہوئے"۔

لیکن زمین و آسمان واقف و شاہد تھے۔ کہ یہ نعمت پہلے متعدد مرتبہ اہلِ دنیا کو نصیب ہو چکی ہے۔ اور بدستور سابق کوئی دن آتا ہے۔ کہ پھر ان پر اس کا نزول ہو۔

مگر دنیا والوں کے نزدیک یہ امر مضحکہ خیز تھا۔ وہ ہنس دیتے تھے۔ جب زمین و آسمان اس نعمت کی آمد کے آثار یا نشانات بتلا کر انہیں آگاہ کرتے .... ! میں دنیا کی اس استہزائی روش سے ملول و بیزار ہو جاتی۔ اس پر انوار زمانہ کا یہ لمبا انتظار میرے لئے جاں گسل ہونے لگا۔ انتظار کشی میں مَیں نیم جاں ہو چلی! آہ کوئی اطمینان دلانے والا بھی تو نہ تھا۔ اُف... کہیں میرا انتظار مایوسی سے نہ بدل جائے۔ میری نو خیز تمنّا اس تاخیر کی تاب نہ لاکر بیہوش سی ہو گئی۔ آہ خدا کسی کی امید نہ توڑے۔ اف کیا مجھے اپنی گمشدہ منزل کی تلاش میں ناکامی ہو گی؟ کیا مَیں اسکی آغوشِ زرّیں سے بیگانہ وش رہ جاؤں گی آہ کیا اس مسرّت سے لذت یاب ہونا میری قسمت میں نہیں لکھا؟ خدا نخواستہ۔

میری بے چینی بڑھتی گئی اور آرزو پھیلتی گئی۔ یہ معمہ الجھتا گیا۔ مگر شوق سوا ہوتا گیا۔ دِل ڈھارس بندھاتا تھا ؎

مل ہی جائیگی کبھی منزلِ لیلےٰ تجھکو
کوئی دن اَور ابھی بادیہ پیمائی کر!

ظلمتِ شب پورے ٹھاٹھ سے تمام دنیا پر چھائی ہوئی تھی۔ اسکا اقتدار اپنے کمال پر تھا۔ مگر روشنی آہ۔ بالکل تاراج ہو چکی تھی۔ دنیا کے تمام الطاف کرکرے ہو چکے تھے۔ اَور عشوہ گروں کے ساز بیکار۔ کیونکہ دنیا بے چین تھی۔ اَور کرب آموز!۔

وہ سرگرم کار ضرور تھی مگر مہمل سراپا:۔ وہ متلاشیٔ سکون تو تھی۔ مگر بے راہ روی نے اپنا ہمخیال بنا رکھا تھا۔ اَور یہی وجہ تھی۔ کہ اسکا منظر بھیانک اَور صورت خوفناک ہو رہی تھی۔!

اَور مجھے! آہ اسکے ہر تنفس سے وحشت تھی!

KHILAFAT LIBRARY

دُور بہت دور مشرق کی جانب آسمان کے قریب مدھم سی روشنی ظاہر ہوتی معلوم ہوئی جو خرام کرتی ہوئی بڑھ رہی تھی۔ ایک تصور نے! ....امید کی صورت پیش کی اَور کامیابی میری آنکھوں کے سامنے سنہرے لباس میں جگ مگ کرنے لگی... ! میں دیوانہ وار اسطرف بڑھی... ! مگر وسواس نے میرا دامن پکڑ لیا" واہ کیا دیوانی ہوئی ہے کدھر جاتی ہے"۔ آہ! یا رب انکی آنکھوں پر یہ کیسے پردے پڑ گئے ہیں۔ ہزاروں آرزوؤں کے بعد یہ زرّیں وقت ہاتھ لگا ہے مگر بجائے اسکی طرف بڑھنے کے یہ مجھے بھی روکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مجھے نہ روکو بلکہ خود بھی بڑھو اور اس نور سے دامن بھر لو اور بھر لینے دو" میں نے چلا کر کہا۔ "ارے کیسا نور۔ احمق ہوئی ہے۔" جواب سمع خراشی تھا۔ "ہائے وہی نور جسکا صدیوں پہلے وعدہ مل چکا ہے"۔ میں نے تلملا کر کہا۔ "شاید تیرے دماغ میں خلل ہو گیا ہے بتا تو! کیسا وعدہ؟" یہ سنکر میں غم و غصہ کے انتہائی جذبات سے بیدم سی ہو گئی قریب تھا کہ گر جاتی مگر زمین نے میرے قدم تھامے اور آسمان نے ہوا دی میں سنبھلی اور آسمان کیطرف دردمند نگاہ سے دیکھا آہ مجھے خلل دماغ بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ میں صحیح العقل ہوں۔

"وہ نور جو دور سے آہستہ بڑھا آرہا تھا۔ اسکی پہلی کرن زمین پر جھکی اور مجھے دلاسا دینے لگی "نہیں نہیں! کون تجھے خلل دماغ بتا رہا ہے"۔ اسکی ضیا! اسکی ادا اور اسکی صدا۔ مجھے جانی پہچانی اور مانوس سی محسوس ہونے لگی میں نے بے اختیار اپنے آپکو اسکی گود میں گرا دیا۔

اندھیرے کو اور تمام اقسام ظلمات کو شکست فاش ملی۔ وہ دھیمی روشنی سب پر غالب آگئی۔ ہر جگہ سے بستر ظلمت آگ کی نذر ہونے لگے اب عالم بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ اور خدا کے اچھے بندے اس تجلّی کے وارث تھے...! چمنِ ہستی پُر بہار اور بقا کی آغوش میں تھا۔

چودھویں کے چاند کی ٹھنڈی اور دلفریب چاندنی افزائشِ چمن کا باعث تھی۔ الفت و مسرت کی نزہت افزا ہوائیں قلبِ مطمئن کو مسرور کر رہی تھیں۔ رنگا رنگ کی بلبلیں اپنے قدیمی مقدس نغمے اس خوش آیند فضا میں بے انتہا سریلی تان میں (تا حال غافل ہستیوں کو بیدار کرنے اور اس بزم میں شرکت کی) دعوت دے رہی تھیں نغمے بیحد لذت آفریں تھے جن میں سے بعض کا ترجمہ ہدیۂ ناظرات مصباح ہے۔

---

(۱) زرتشت نبی) "آگیا مسیا ور ہبی (مسیح نبی) دنیا کی آخری عمر میں آنیوالا جسکے زمانہ میں شیطان و رحمٰن کی آخری جنگ ہو گی اور وہ شیطان کو قتل کر دیگا۔ تلوار سے نہیں دعا سے"۔

(۲) کرشن نبی) "آخری زمانہ میں بیشک کلنک اوتار آئے گا"۔

(۳) دانیال نبی کتاب طالمود میں) وہ مسیح موعود نبی آخر الزمان ہے"۔

(۴) حدیث صحیح) انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں۔ مائیں مختلف مگر دین ایک۔ اور میں اور عیسےٰ بن مریم (موعود) سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں۔ کیونکہ اسکے اور میرے درمیان اور کوئی نبی نہیں۔ وہ نازل ہونے والا ہے پس اسے دیکھو تو پہچان لو۔ وہ درمیانہ قامت۔ سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ زرد کپڑے پہنے ہوئے (اشارہ بیماری) اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا (استعارہ) وہ صلیب کو توڑیگا۔ خنزیر کو قتل کریگا۔ لوگوں کو خالص اسلام کی دعوت دیگا۔ دوسرے مذاہب اسکے سامنے ہلاک ہو جائینگے

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انیم بسمل! وہ چالیس سال تک خدمتِ اسلام بجا لاکر فوت ہوں گے

وہ حسین زمانہ! وہ دلکش زمانہ جسکے لئے میں مدتوں تڑپا کی:۔ اب اس کے پہلو میں راحت کوش تھی۔ اس کے حسنِ صبیح نے مجھے اپنا متوالا بنا لیا تھا میں بغیر آنکھ جھپکے اسے پہروں دیکھا کرتی۔ وہ حسن آہ وہ ایک عجیب حسن تھا۔ دنیا اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ اور کیسے کر سکے جبکہ وہ حسن تمام حسنوں کا مجموعہ تھا۔

اس کے نظارے میں مَیں اپنے آپ کو بھول جاتی۔ اس جنت فزا کاشانے میں۔ اس حسنِ دل آویز کے دربار میں انوار کے تقاطر کے نیچے۔ مرغانِ چمن کی نغمہ سنجیاں بے انتہا دلکش اور لذت کوش تھیں۔ نہرِ کوثر بے روک جاری اور پینے والے بالکل آزاد۔

KHILAFAT LIBRARY

عرصہ کی تمنائی اور مدت کی تشنہ لب تھی بے روک گلچینی اور بے ٹوک نوشم نوشی میں مصروف ہو گئی۔ اسوقت میری روح معارف کی لطیف گہرائیوں پر چلنے لگی۔ اور بولی! یہ حسن! یہ لطیف حسن یہ بے مثل حسن۔ یہ پاکیزہ حسن۔ آہ یہ تو نبیوں کا خاصہ ہے۔ میں اسے ضرور نبی کہونگی تمام نبیوں کا مجموعہ!۔ عقل کوتاہ اندیش نے بات کو کاٹ کر کہا۔ "اوہ! تم غلطی پر ہو۔ اور اسطرح دوسرے انبیاء کی ہتک کرتی ہو؟

"کیا تم جو اپنے نام کیساتھ متعدد ٹائیٹل رکھتی ہو یا اور بیشمار ڈگریاں رکھتی ہیں۔ کیا اس سے اوّلین ڈگریوں والے بے عزت ہو گئے"۔ مینے جھنجھلا کر جواب دیا "نہیں اے جلد باز! تم بہت جلد غصہ میں آجاتی ہو۔ نہ سہی دوسرے پیغمبروں کی ہتک:۔ مگر آقائے نامدار روحی فداہ کی ہتک تو ضرور ہے۔ کیونکہ تمام انوارِ زکیہ کے وہ حامل ہیں۔ ان کی چیز دوسروں کے قبضہ میں جانا انکی ہتک ہے۔ عقل نے بڑی جلدی سے جواب دیا۔

"تو کیا تیرے اساتذہ تجھے اپنا علم سکھا کر دنیا میں ذلیل اور سر بگریباں ہو گئے؟ تو نے جو ان کا علم سیکھ لیا۔ تو وہ دنیا میں بے عزت و داغدار ہو گئے۔ کیا؟" مینے تڑپ کر جواب دیا سوچ تو، دیکھ تو، غور تو کر، تیرے اساتذہ تجھے اپنے علم کا عالم بنا کر دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جا رہے ہیں۔ دنیا انہیں کلماتِ تحسین سے یاد کرتی ہے۔ اور ان کا علم پا کر تو جو دنیا کو فوائد پہنچائے گی۔ تو ان کی حیاتِ مستعار کو جاوداں بنا دے گی۔

• زمانہ چکاچوند اور میں سرگرم تماشا تھی...! نہ تو میری آنکھوں میں تھکان آئی اور نہ میرا دل سیر ہوا۔ میرا دل پر اشتیاق دل!۔ نہ معلوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ پاک صلعم سے عورتوں کا اخلاص

کیسے ظالم ہیں۔ وہ لوگ جو اس پاک انسان پر جس نے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کو اپنی قوّت قدسی سے پاک بنا دیا۔ یہ الزام آپؐ پر لگاتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ آپؐ عیاش تھے۔ وہ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ عیاشی کا نتیجہ لوگوں میں نفرت اور حقارت پیدا ہونے کے سوا اور کچھ نہیں ہوا کرتا۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں گذرا جس نے اپنی زندگی عیاشی اور نفس پرستی میں گذاری ہو۔ اور لوگوں میں خاصکر طبقۂ نسواں میں اس سے دلی نفرت اور بیزاری نہ پیدا ہوئی ہو۔ دنیا کے وہ بڑے بڑے شان و شوکت اور قوّت و طاقت والے انسان جو کروڑوں انسانوں کی جان و مال کے مالک تھے۔ اور جو اپنی آنکھ کے اشارہ سے جسے چاہتے پل میں موت کے گھاٹ اُتار دیتے۔ اور جسے چاہتے مال و دولت سے خوشحال کر دیتے۔ ان میں سے کوئی عیاشی میں پڑا۔ تو سب کی نظروں سے گر گیا۔ اور اپنے لیئے نہ تو فرقہ اناث سے اور نہ ذکور سے اپنے مخلص اور ہمدرد پیدا کر سکا۔ جو اس سے دلی تعلّق اور سچّی محبّت رکھتے۔ بلکہ ہر ایک کو اس نے اپنے خون کا پیاسا بنا لیا۔ اگرچہ اس کی طاقت اور قوّت کی وجہ سے کوئی دم نہ مار سکا۔ لیکن دنیا کے عیاش اور نفس پرست حکمرانوں میں کسی کے متعلّق بھی یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اسے مخلص اور حقیقی خیر خواہ میسّر آ سکے۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلّق دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف مردوں نے آپؐ پر اپنی جان و مال قربان کرنا۔ اپنے لئے سب سے بڑھکر نعمت سمجھی۔ بلکہ عورتوں کو بھی آپؐ سے وہ اخلاص اور محبّت تھی۔ کہ جس کی نظیر دنیا کے پردہ پر اور کسی جگہ نہیں مل سکتی ❖

جن عورتوں نے اپنے پاک ہادیؐ کے لیئے سخت سے سخت تکلیفیں برداشت کیں۔ اور بے نظیر صبر دکھایا ان کی تعداد اسقدر زیادہ ہے۔ کہ ان کا ایک مضمون میں ذکر کرنا۔ ناممکن ہے۔ میں صرف دو تین مثالیں پیش کرتی ہوں :-

جنگ اُحد کا واقعہ ہے۔ جب مسلمانوں پر فتح کے بعد نہایت نازک وقت آ گیا تو ایک خاتون جن کا نام اُمِ عمارہ تھا۔ اور جو لڑائی کا رنگ دیکھنے کے لئے میدان جنگ میں گئی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کے نرغے میں دیکھ کر بیتاب ہو گئیں۔ اور باوجود نسوانی ضعف اور کمزوری کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پُہنچکر تیر اور تلوار سے جنگ کرنے لگیں۔ یہاں تک کہ زخمی ہو گئیں۔ اس نہایت نازک اور خطرناک وقت میں کس چیز نے ان میں اتنی جرأت اور دلیری پیدا کر دی۔ کہ وہ خطرناک جنگ میں شریک ہو گئیں۔ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک محبّت اور اُلفت سے ان کو اپنی جان کی کوئی پرواہ نہ رہی۔ اور نہ دشمن کے غلبہ کا کوئی خیال آیا۔ نہ اپنی کمزوری کی طرف نظر گئی۔ صرف یہی بات یاد رہ گئی کہ کچھ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پروانہ کی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربان ہو جانا چاہیئے۔ یہ جذبہ اور یہ خیال صرف اسی انسان کے لئے پیدا ہو سکتا ہے۔ جس کے متعلق یہ یقین ہو۔ کہ اس کے لئے جان قربان کر دینا کوئی مہنگا سودا نہیں۔ بلکہ اسی طرح خدا کی رضا اور آخرت میں سرخروئی حاصل ہوگی۔ اور دنیا کی چند روزہ زندگی کے مقابلہ میں یہ بات بڑی نعمت ہے ؎

پھر اسی جنگ احد کا واقعہ ہے۔ کہ جب شہیدوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی لاش اس حالت میں ملی۔ کہ ان کا پیٹ چاک کیا ہوا تھا۔ ناک کان کاٹے ہوئے تھے۔ تو اس کا اثر نہ صرف صحابہؓ پر بلکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا گہرا پڑا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ میں کبھی اس جگہ کھڑا نہیں ہوا۔ جہاں اس جگہ سے زیادہ مجھ کو غیظ و غضب پیدا ہوا ہو اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کیسا دردناک نظارہ تھا۔ اس لئے جب حضرت حمزہؓ کی حقیقی بہن حضرت صفیہ اپنے بھائی کی لاش دیکھنے کے لئے آئیں۔ تو حضورؐ نے ان کے بیٹے زبیر سے کہا۔ کہ تم اپنی ماں کو واپس بھیجدو۔ تاکہ حضرت حمزہؓ کی یہ حالت نہ دیکھیں جب زبیرؓ نے اپنی ماں سے واپس جانے کیلئے کہا۔ تو وہ سمجھ گئیں۔ اور کہلا بھیجا کہ میں نے سن لیا ہے۔ کہ میرے بھائی کو مثلہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ خدا کی راہ میں ہوا ہے۔ اور میں اس پر صبر کرونگی۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آنے کی اجازت دیدی اور اس صابرہ نے آ کر اس سنسنی پیدا کر دینے والے نظارہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ مگر کیا مجال کہ بے صبری کا ایک لفظ بھی منہ سے نکلا ہو۔ دعائے مغفرت کر کے واپس چلی گئیں ؎

پیارے بھائی کو بہن کا ایسی حالت میں دیکھ کر ایسا صبر دکھانا۔ اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھ ہوا۔ خدا کی راہ میں ہوا ہے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کو کیسا اخلاص تھا۔ حضرت حمزہؓ اس لئے شہید ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ اور آپ کے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے نکلے تھے۔ مگر ان کی بہن کا ایمان کتنا مضبوط تھا۔ کہ نہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی قسم کا شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ بلکہ آہ بھی نہ کی۔ اور سمجھا کہ جو کچھ ہوا ہے۔ خدا کی راہ میں ہوا ہے۔ سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عورتوں کے ایسے اخلاص کی مثال کہاں مل سکتی ہے ؎

KHILAFAT LIBRARY

جنگ احد میں چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر اڑ چکی تھی۔ اور کفار نے اسے بہت شہرت دی تھی اس لئے مدینہ میں صحابہؓ کے گھروں میں کہرام مچ گیا۔ مسلمان عورتیں بڑی بے چینی کی حالت میں تھیں۔ جب مسلمان جنگ سے واپس لوٹے۔ تو عورتیں اپنے گھروں سے نکل نکل کر ان سے رسول پاک کے متعلق پوچھتی تھیں۔ ایک عورت اسی غرض کے لئے کھڑی تھی۔ کہ لوگوں نے اسے کہا۔ تمہارا بھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ے مثلہ۔ جسکے ناک کان قتل کرنے کے بعد کاٹے گئے ہوں ؎

شہید ہو گیا ہے۔ اس نے پوچھا رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے۔ اسے کہا گیا۔ تیرا باپ بھی شہید ہو گیا ہے۔ پھر اس نے پوچھا جلدی بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ اسے یہ جواب ملا۔ کہ تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے۔ اور پھر کہا تمہارا لڑکا بھی شہید ہو گیا ہے۔ اس نے گھبرا کر پھر کہا۔ میں تم سے رسول اللہ کا حال پوچھتی ہوں۔ اس پر جب اسے اشارہ کر کے بتایا گیا۔ کہ آپ بخیر و عافیت ہیں۔ تو کہنے لگی۔ الحمد للہ۔ اس کے بعد اس نے آپ کو دیکھ لیا۔ تو کہنے لگی۔ آپ کے بعد ہر ایک مصیبت چھوٹی ہے۔ یعنی سب سے زیادہ ہمیں آپ کی سلامتی مطلوب ہے۔ اس عورت کی ہمت اور حوصلہ کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ عورت کے لئے باپ لڑکا۔ بھائی۔ خاوند کے رشتے نہایت عزیز ہوتے ہیں۔ اور انہی پر اس کی ساری زندگی کا آرام و آسائش منحصر ہوتی ہے۔ مگر وہ ان رشتوں کو اس تعلق کے مقابلہ میں کچھ نہیں سمجھتی۔ اور آپ کی سلامتی کی خبر سن کر خدا تعالیٰ کا شکر کرتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعلق ہے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کے کسی تعلق کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جس انسان کے متعلق عورتوں جیسی کمزور اور ناتوان مخلوق نے ایسا اخلاص اور ایسی فداکاری دکھائی۔ اس پر عیاشی کا الزام لگانے والوں کے متعلق سوائے اسکے اور کیا کہا جائے وہ اندھے ہیں۔ اور ان کی عقل ماری گئی ہے۔ ورنہ کہاں عیاشی اور کہاں ایسا ایمان۔ اور ایسا اخلاص جو مسلمان خواتین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دکھایا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم سب آپ کے حکموں پر چلیں اور ویسی بہادری اور دلیری ہم میں ہو۔ جیسی کہ ان عورتوں میں تھی۔

والسلام

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد

خاکسارہ امینہ بیگم ہیڈ معلمہ بنت ماسٹر الیاس الدین صاحب بھلوبہ چک ۱۲۷ رکھ ضلع لائل پور

KHILAFAT LIBRARY

پروازِ خیال

رات کی تاریکی میں جبکہ تاروں کی پُرلطف محفل آسمان پر نہایت شان و شوکت سے آراستہ ہوتی ہے۔ عروس شب اپنی چاندنی سے زمین کو منور کر رہا ہوتا ہے۔ اور ہوا کی دھیمی دھیمی موجیں فضا میں ایک عجیب انداز سے گیت گا کر موسیقیت کا کمال ظاہر کرتی ہیں۔ اور میں چمکیلے آسمان کی نیلی چھت کے نیچے عالم تنہائی میں اپنے بستر پر آرام کر رہی ہوتی ہوں۔ میرے دل میں ایک سنہرے زمانہ کی یاد اپنا قبضہ جما لیتی ہے ہاں قبل اس کے کہ نیند کی سنہری زنجیریں میرے جسم کے ہر عضو پر قابض ہو جائیں۔ میں خیالات کی رَو میں گم ہو جاتی ہوں۔ اور میں ایک لمحے میں آج سے برسوں پہلے کا زمانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پالیتی ہوں۔ وہ مسکراہٹ وہ آنسو۔ ہاں وہی آنسو جو مجھے اپنے بچپن کے زمانہ کی یاد دلاتے ہیں۔ وہ محبّت سے لبریز الفاظ آہ وہ جملے جن کے ہر ہر لفظ سے نہ مٹنے والی اُلفت کا اظہار ہوتا تھا۔ یاد آتے ہیں ؛

آہ وہ چمکیلی آنکھیں۔ وہ محبّت سے لبریز نظریں جن کی یاد سے میرا دل دھڑکنے لگتا ہے۔ آہ اب مدھم ہوگئی ہیں۔ یہ سوچکر میرا مخمور مسرت دل دفعتاً بے حد رنجیدہ ہوجاتا ہے ؛

یکایک میرا طائر تخیل آج سے بہت پہلے کے زمانہ کی طرف پرواز کرگیا۔ آہ وہ "رفیق" جو کبھی ایک جان دو قالب تھے۔ میری نظروں کے سامنے باد فنا کے زبردست ہاتھوں سے گلاب کی نازک پنکھڑیوں کی طرح مسل ڈالے گئے۔ ہاں محبّت والے رفیق پودوں کی نازک پتیوں اور کونپلوں کی طرح خزاں کی تند و تیز ہوا سے گر گئے۔ میں "آہ" میں تنہا رہ گئی۔ آہ میں اسی طرح تنہا چھوڑ دی گئی جیسے ضیافت کے کمرہ میں کوئی رنجور تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جس کی مسرّت ختم ہوگئی ہو۔ جسکے گجرے سوکھ کر مُرجھا گئے ہوں جس کے بربط مسرّت کا کوئی تار ٹوٹ گیا ہو۔ اور جو سب سے علیحدہ کردیا گیا ہو۔ ابر چھا گیا۔ چاند چھپ گیا۔ چاندنی مٹ گئی۔ آہ بالکل اسی طرح میری خوشیوں کا چاند چھپ گیا۔ اور جنگل کے ادھر ایک سفید عمارت کھڑی ہے۔ چاند کی روشنی میں وہ بہت دلکش معلوم ہو رہی تھی۔ چاند چھپ گیا! اسکی سپیدی مدھم ہوگئی۔ بالکل اسی طرح میرے دل کی مسرّت کو طائر تخیل کے غم پاش خیال نے مدھم کردیا۔ "آہ" الم بیز خیالات نے میرے چہرے پر اشک کے سفید چمکیلے ہیرے جیسے موتی ڈھلکا دیئے ؛

خاکنشین لئیقہ بیگم از کلکتہ

العادۃ طبیعۃ الثانیۃ

عادت بڑھتے بڑھتے طبیعت بنجاتی ہے

میری معزز بہنو! انسان میں عادت آہستہ آہستہ اور پوشیدہ طور پر اپنا گھر کر لیتی ہے۔ کہ اس کو خبر تک نہیں ہوتی۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی بُری عادت کسی کے اندر پڑ گئی ہے۔ تو ابتدا میں تو وہ ایک معمولی بات نظر آئی۔ مگر وہ بڑھتے بڑھتے طبیعت بن گئی۔ تو اب اس کا چھوڑنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ اس طرح ہوگیا۔ جیسا ایک بیج کا درخت بن گیا۔ کتنا ذرا سا ہوتا ہے۔ اور درخت کتنا بڑا۔ تو اسی طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عورتوں میں شروع شروع میں یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ کسی کی بُرائی کرلی۔ کسی کی غیبت۔ کسی کی طرف سے بدظنی۔ کسی کی عیب چینی۔ غرض اس قسم کی باتیں ابتدا میں تو کچھ معلوم بھی نہیں ہوتیں۔ آخر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس عادت کی طبیعت بن جاتی ہے۔ تو اب اس کا نکلنا محال ہو گیا۔ وہی ہے آدمی جو پہلے قدم پر ہی سنبھل جائے تو خیر ہے ورنہ پھسلا تو پھسلتا ہی چلا جائیگا۔ تو میری پیاری بہنو! اس عادت کی طبیعت بن جانے پر مجھ کو ایک اسّی برس کے بڈھے کا قصّہ لکھا ہُوا یاد آ گیا ہے۔ چنانچہ وہ بڈھا بادشاہ کے دربار میں آکر فریاد کرنے لگا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے پاس بلاکر اس کا حال دریافت کیا۔ تو اس نے بہت گڑگڑا کر عرض کی کہ حضور! فدوی ایک پُرانا قیدی ہے حضور کی تخت نشینی کی خوشی کے موقع پر رہا کر دیا گیا ہے۔ لیکن مجھے ایسی تکلیف ہے۔ کہ زندگی دوبھر ہو رہی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا تکلیف ہے؟ عرض کی۔ حضور عالی! غلام دس برس کی عمر میں قیدخانے بھیجا گیا تھا۔ اور اب فدوی کی عمر اسّی سال کی ہے۔ ستّر برس فدوی ایک اندھیری کوٹھری میں بند رہا ہے۔ جہاں کچھ غل غپاڑا ہمارے کان تک نہ پہنچتا تھا۔ ہم صرف تین قیدی تھے۔ آپس میں باتیں کر کے اپنا دل خوش رکھتے تھے۔ ہائے وہ میری جان کی آرام دینے والی اندھیری کوٹھری۔ اور ہائے وہ میرے دل کے بہلانے والے دوست کہکر رونے لگا۔ اور بادشاہ کے پاؤں پکڑ کر کہا کہ حضور اپنے غلام پر رحم فرمائیں۔ اور اسی قیدخانے میں بھیجدیں۔ تو عزیز بہنو! کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے۔ کہ اگر کسی صحبت یا کسی مقام پر انسان کافی وقت گذار دے۔ تو وہ اس کو نہایت اچھا اور راحت اور شادمانی کا باعث نظر آتا ہے۔ وہ چیز نہ ملنے پر وہ کیسا بیچین اور پریشان نظر آتا ہے تو یہ اس کو عادت کی طبیعت بن جانا کہتے ہیں خواہ وہ چیز اور وہ جگہ دیکھنے والوں اور سُننے والوں کی نظروں میں نہایت حقیر اور ذلیل سمجھی جائے۔ مگر اسکو عزیز اور غنیمت ہی معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے نہ دستیاب ہونے پر اس کی زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ تو پیاری بہنو! جبھی تو کہتے ہیں کہ انسان کو چاہیئے کہ اپنے اندر نیک اور اچھی اچھی باتوں کی عادتیں ڈالے۔ تاکہ وہ طبیعت بن جائے۔ اور اپنے اور سب لوگوں کے لئے ترقی اور بہبودگی اور بھلائی اور راحت کا موجب ہوں۔ چنانچہ ہم کو میٹھی نیند نہ سونا چاہیئے۔ اور نہ چین سے بیٹھنا چاہیئے۔ جبتک کہ ہم ہر طرح اور ہر پہلو سے اپنی عادت کی درستی نہ کر لیں۔ کیونکہ عزیز بہنو! ہم خدا کے فضل سے احمدی جماعت ہیں۔ ہم کو چاہیئے۔ کہ ہم اپنے وقت کی قدر کریں۔ اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کریں اور اللہ تعالےٰ کے حضور ہر بات کے لئے دعا مانگنے کی عادت ڈالیں تاکہ ہم جنت کے وارث بنیں اور کامیاب اور فتحمند ہوں۔ ہم کو لازم ہے کہ بُری عادتیں بالکل ترک کر دیں۔ اور اچھی عادتیں اپنے اندر پیدا کریں تاکہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور قبول کیئے جائیں ؂

اب میں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور دُعا کرتی ہوں کہ وہ ہم سب احمدی بہنوں کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنی عادتوں کو درست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرکے دنیا کو ایک نمونہ بن کر دکھائیں۔ آمین ثم آمین۔

راقمہ خاکسار لیاقت زمانی بیگم بلدب گڈھ
ضلع گوڈگانواں

مختصر حالات عزیز بیگم صاحبہ مرحومہ

ان کا ذکر خیر کرنے میں اس بات کا بھی ذکر کردینا مفید اور موجب ثواب ہوگا۔ کہ مرحومہ موصوفہ قبلہ مکرم جناب منشی جلال الدین صاحب پنشنر مرحوم ساکن بلانی ضلع گجرات کی (جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی اور خاص دوست تھے) پوتی اور جناب میرزا محمد اشرف صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی دوسری بیٹی تھیں۔

قریباً ۱۴ - ۱۵ سال کی عمر میں ان کی شادی موضع بھگام ضلع راولپنڈی میں کردی گئی تھی۔ شادی سے قریباً دس سال بعد مرحومہ بیوہ ہوگئیں۔ اور اس اثنا میں صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام امۃ الحی رکھا گیا۔ جو کہ تین چار سال کی ہو کر فوت ہوگئی۔

مرحومہ بیوہ ہونے کے بعد چند ماہ تک موضع بھگام میں نہایت صبر اور شکر کے ساتھ رہیں۔ مگر بعد میں انکے والدین (جو کہ بلانی سے ہجرت کرکے قادیان آچکے تھے) اپنے ساتھ قادیان لے آئے۔

قادیان آکر وہ پہلے سے بھی زیادہ احمدیت میں مضبوط اور نماز روزہ کی پابند ہوگئیں۔ اور قریباً پانچ سال بیوگی کی حالت میں والدین کے پاس آرام سے قادیان میں گذارے۔ چونکہ مرحومہ کی زندگی کا بیشتر حصہ میری نظر کے سامنے گذرا ہے۔ اس لئے میں یہ شہادت بڑے وثوق سے دے سکتا ہوں۔ کہ مرحومہ میں وہ بہت سی نیک صفات موجود تھیں۔ جو کہ پاک بیبیوں میں ہونی ضروری ہیں۔ خصوصاً وفاداری اور صبر کی خوبی تو سب سے زیادہ نمایاں تھی۔ جو کہ ان کو دوسروں کی نظر میں عزیز ہی بنائے رکھتی تھی۔

یہ خاکسار راقم۔ پہلی بار سنہ ۱۹۱۹ء میں قادیان آیا۔ اور چھ ماہ تک یہاں رہ کر اور بیعت کرکے واپس چلا گیا۔ پھر دوبارہ سنہ ۱۹۲۱ء میں قادیان آیا۔ اور پھر یہیں رہ پڑا۔ اس وقت مرحومہ بھی قادیان آچکی تھیں آخر خدا کی حکمت و مشیت کے ماتحت مورخہ ۷ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء کو میرے ساتھ ان کا عقد قادیان کی مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے پڑھا۔ عقد ہوجانے کے بعد ہم دونوں ان کے والدین سے الگ ایک مکان میں قریباً ایک ماہ تک قادیان میں ہی مقیم رہے۔ مگر جب مجھے صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی تجویز کے ماتحت واپس موضع سادھن ضلع آگرہ کے احمدیہ مدرسہ کی مدرسی کے لئے جانا پڑا۔ تو میں ان کو بھی اپنے ساتھ لے گیا۔

سادھن میں میرے ساتھ انہوں نے بھی خوب محنت اور صدق سے تبلیغی اور تعلیمی کاموں میں میری مدد کی۔ اور اپنی شیریں کلامی اور خداداد علم و ہنر سے ملکانہ عورتوں کو اپنے ساتھ بہت مانوس کرلیا۔ اور خدمت دین سمجھ کر اس ناموافق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور نمکین پانی کو شربت گلاب اور اُس تنگ اور تاریک مکان کو شاہی محل محسوس کرتی تھیں کپڑے سینے کے لئے ایک مشین رکھی ہوئی تھی جس سے وہ دن رات ملکانہ لڑکے اور لڑکیوں کے کپڑے سی سی کر ان کے والدین کو خوش کرتی تھیں تاکہ وہ لوگ کسی طرح ہماری تبلیغ اور تعلیم کو محبت سے سُنیں ۔

اس جگہ پر میں اس ذکر کو بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ کہ مرحومہ کے علاوہ سانڈھن میں اور بھی تین احمدی بیبیاں اپنے مردوں کے ساتھ دینی خدمت میں معاون رہیں۔ یعنی جناب ڈاکٹر نور احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ضلع لائل پور کی اہلیہ مکرمہ۔ اور جناب قریشی افضال احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ۔ اور ان کی صاحبزادی یہ چاروں مستورات حسب توفیق سلسلہ کی خدمت میں لگی رہیں۔ جزاہن اللہ تعالےٰ احسن الجزاء ۔

سانڈھن میں ہی ایک رات کا واقعہ ہے۔ کہ بارش برستے ہوئے میں نماز عشا پڑھانے کو اپنی مسجد میں گیا۔ نماز پڑھتے ہوئے بارش بہت زور کی شروع ہو گئی اور بارش کا پانی ہمارے کچے گھر کی چھت کو پھاڑ کر زور سے اندر آنا شروع ہو گیا۔ اسوقت مرحومہ تنہا تھیں۔ ادھر میں مسجد میں رُکا ہوُا تھا۔ جب گھر میں پانی بہت زیادہ ہونے لگا۔ تو انہوں نے خود ہی ہمت کر کے بہت سا سامان فرش سے اُٹھایا۔ اور ایک اونچی جگہ پر رکھدیا۔ اور خود ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنی شروع کر دی۔ حتّٰی کہ بارش کا زور گھٹ گیا۔ میں جب گھر گیا۔ تو پانی میں کھڑی دُعا کر رہی تھیں۔ گھر کا اندر بہت گہرا تھا۔ پانی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ ہم دونو نے بھر برتن بھر بھر کر پانی باہر پھینکا۔ اور کئی دن کیچڑ سے تکلیف ہوئی ۔

ایک اور واقعہ بھی ایسی ہی ہمت اور ہمدردی کا ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک احمدی مبلغ کا خط میرے پاس آیا۔ کہ ان کے پاس خرچ کیلئے روپیہ نہیں ہے۔ اور سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ خط جب پہنچا تو اسوقت میرے پاس دس روپے موجود تھے جو دراصل ان کے ہی تھے۔ میں چاہتا تھا۔ کہ جا کر دے آؤں۔ مگر اس ارادہ کے اظہار سے میں ڈرتا تھا۔ کہ شاید میری بیوی اس بیوقت وہاں جانے سے مانع ہو۔ آخر کار جب میں نے ظاہر کیا تو بے دریغ میری تائید کی۔ اور باوجود اسکے کہ دن ڈوبنے کو تھا۔ اور خود پیچھے اکیلی تھیں۔ اور سفر بھی ایسا کہ بیس میل دُور۔ اور راہ میں جنگل بھی۔ راستہ بھی میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ مجھے روپیہ دینے کے لئے اس مبلغ کے پاس بھیجدیا۔ یہ مبلغ میاں عبد الحکیم صاحب ٹیلر پٹیالوی تھے۔ جو کہ موضع صالح نگر میں رہتے تھے۔ چنانچہ میں رات کے ۱۲ بجے سائیکل پر وہاں جا پہنچا۔ اور ان کو روپے دیئے۔ دوسرے دن صبح واپس آ گیا ۔

ایک بار اسی طرح ریل کے سفر میں ہمت دکھائی اور وہ واقعہ یہ ہے۔ کہ قادیان سے آگرہ کو جاتے ہوئے سہارنپور اسٹیشن پر تبدیل ہونے کے لئے جب ہم اُترے تو پہلے کچھ سامان لیکر میں نیچے اُتر آیا۔ اور میری اہلیہ کمرہ ریل سے ابھی نہیں اتری تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں پلیٹ فارم پر قلی کی تلاش کرنے لگا۔ اور ادھر پیچھے کمرہ ریل میں ہمارے ایک ٹرنک کو کوئی ایک بدمعاش مسافر اُٹھا کر لیجانے لگا۔ مرحومہ نے ٹرنک کو پکڑ لیا۔ ادھر سے وہ کھینچتا تھا۔ کہ میرا ٹرنک ہے۔ ادھر سے یہ کھینچتی تھی۔ کہ ہمارا ٹرنک ہے۔ اتنی دیر میں مَیں بھی واپس آگیا۔ اور بھی بہت لوگ جمع ہو گئے۔ بہرحال اُس کو ٹرنک نہ ہی لیجانے دیا۔ مُجرم ہجوم میں رُوپوش ہو گیا +

دینی امور میں بہت صدق اور صفائی سے کام کرتی تھیں۔ مہمانوں کی تواضع سے چندہ کی ادائیگی سے کبھی نہ گھبراتی تھیں۔ بلکہ خوش ہوتی تھیں۔ قادیان میں جو وقت گذارا وہ اچھی صحبت اور نیک کاموں میں گذارا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے درس قرآن میں اپنی بہنوں کے ساتھ ترجمہ پڑھنے کو جاتی رہیں۔ اور علمی لیاقت کو بڑھانے کا بہت جوش اور شوق رکھتی تھیں +

مَیں نے ان کی بہت سی خوابوں کو سُنا۔ جو کہ اپنے وقت پر سچّی ثابت ہوئیں۔ چنانچہ اپنی وفات کے متعلّق کچھ عرصہ پہلے بہت لمبی خواب آئی۔ جس سے ان کی دنیاوی خوشی اور چین کی بنیاد متزلزل ہو گئی تھی۔ اور شب و روز یہی فکر رکھتی تھیں۔ کہ کسی طرح ایک خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ یہ خواب سانڈھن میں آئی تھی۔ اور اسکے بعد ان تین باتوں کی خواہش رکھتی تھیں۔ کہ میرا خاتمہ ہو تو مَیں قادیان میں اپنے باپ کے پاس ہوں۔ دوم یہ کہ بہشتی مقبرہ میں جگہ ملے۔ سوم یہ کہ اپنے شوہر کی زندگی اور ہاتھوں میں آخری میرا سفر ہو۔ چنانچہ خدا کے فضل سے ان کی یہ تینوں مرادیں پوری ہو گئیں۔

سانڈھن کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ تو مَیں انکو قادیان لے آیا۔ یہاں آکر طبیعت کچھ اچھی ہو گئی۔ اور بیٹا پیدا ہُوا۔ جو کہ پیٹ میں ہی مر چکا تھا +

اسوقت قریباً دو ماہ ان کی طبیعت خراب رہی۔ پھر جب صحت ہوئی تو دوبارہ سانڈھن میرے ساتھ چلی گئیں۔ مگر پھر صحت اچھی نہ رہی۔ اور مَیں ان کو قادیان چھوڑ گیا۔ پھر جب ان کی بیماری کی اطلاع مجھے گئی۔ تو مَیں سانڈھن کی مدرسی چھوڑ کر قادیان آگیا۔ دوسری بار خدا تعالےٰ نے دو بیٹے اکٹھے بخشے۔ جو کہ صغر سنی میں ہی فوت ہو گئے۔ بیٹے پیدا ہونیکی وجہ سے بیمار ہوئیں۔ اور پھر پانچ ماہ تک بیمار ہی رہیں۔ آخر جب بیماری نے زور پکڑا۔ اور وقت مقرر آپہنچا۔ تو مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۴۶ھ بروز منگل مالک حقیقی سے جا ملیں۔ اسوقت قادیان میں اپنے والدین کے گھر تھیں راقم بھی قادیان میں ان کے پاس موجود تھا۔ ۱/۱۰ وصیت بھی کی ہوئی تھی۔ بہشتی مقبرہ میں جگہ بھی مل گئی۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ مرحومہ کے بطن سے کُل چار بچّے پیدا ہوئے جو سب صغر سنی میں ہی فوت ہو گئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر قریباً ۳۰ برس تھی۔ اور مَیں بفضل خدا یہ شہادت دیتا ہوں۔ کہ مرحومہ کا پہلا شوہر بھی ان کے برتاؤ سے خوش تھا۔ اور مَیں بھی خوش ہوں۔ اور والدین کو

بھی خوش رکھا۔ دعا ہے کہ خدا بھی ان سے خوش ہو۔ راقم [illegible] ضعیف کنندہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

KHILAFAT LIBRARY

بقیہ صفحہ ۶

اس پیکرِ نور کو کن کن القابوں سے کن کن اوصافوں سے متصف بنا دینا چاہتا تھا۔ مگر زبان ساتھ نہ دیتی تھی۔ اور عقل وہ ابھی تک مجھے غلط راستے پر سمجھ رہی تھی۔ میں اسکی اس ہٹ پر بیتاب ہو کر دانت پیسنے لگی.....!! اسیوقت! اس پیکرِ نور نے نگاہِ پاک اٹھائی اور مسکرا کر میری طرف دیکھا.....! شیریں انداز میں فرمایا۔ تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ اور نہ ہی غصہ کے جذبات پیدا کرو۔ تم یقین رکھو۔ کہ تم ہی صحیح راستہ پر ہو۔ تم استقلال سے اپنے عقیدے پر قائم رہو۔ تمہارا استقلال ہی ایکدن اس کی ہٹ پر غالب آ ئے گا"۔

میں نے فرطِ سرور سے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان مقدس قدموں پر جھکی۔ میرا دل ایسی لذت محسوس کرتا تھا۔ کہ گویا تمام جہان کی نعمتیں اسی کے قبضے میں ہیں۔

مینے گذارش کی.....!! اے نبیوں کے چاند.....!! اس عقل کم ظرف کی ہٹ کو باطل کرنے کے لئے اُس اصلاح کو واضح فرما دے۔ جس کی بنا پر میں حق بجانب عقیدہ رکھتی ہوں.....!

مجھے اپنے قریب ہی پروں کے سرسرانے کی سی آواز آئی۔ مینے سر اٹھایا تو سامنے ایک نہایت پاکیزہ صورت فرشتہ مسکرا رہا تھا.....! شاید کہ ہاتف تھا.....!

اس نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور دلکش و ترنم خیز لہجے میں کہنے لگا سنو!

(۱) خدا تعالےٰ کی شرائط کے ماتحت یہ انہیں شرائط سے مشروط ہیں۔ جو نبی کیواسطے مقرر ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

(۲) خدائی اصطلاح میں جو اوصاف نبوت ہیں یہ ان سے کما حقہ متصف ہیں۔

(۳) اسلام کی اصطلاح میں امور غیبیہ پر قدرت رکھنے والا بیشک نبی ہے۔

(۴) تمام نبیوں نے اس زمانہ کے مامور کو "نبی" کے نام سے یاد کیا ہے۔

(۵) لغت بھی متفق ہے۔ کہ یہ اوصاف نبوت ہیں۔ اب جس کے دل میں محبت الٰہی کی چنگاری سلگ رہی ہو۔ اور جسکی سعادت و رشد پر موت نہ آ گئی ہو۔ اس کو ان کے قبول کر لینے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر انکار کرتا ہے۔ تو وہ نادانی کے انتہائی نقطہ پر پہنچا ہوا ہے۔

(امۃ الحفیظ بیگم شمیم چوہے برہما)

ہندوستان میں عورتیں

ہندوستان میں عورتوں کی کل تعداد ۱۵ کروڑ ہے جنیں سے ۲¾ کروڑ بیوائیں ہیں۔ یعنی ہر پانچ عورتوں میں سے ایک عورت بدھوا ہے۔ ۵ برس سے کم عمر کی ۲۱۸۱۱۶ بچیاں شادی شدہ ہیں۔ جنیں سے ۱۵۱۳۹ بیوہ ہیں۔ ۱۰ برس سے کم عمر کی ۲۰۱۶۶۸۷ لڑکیاں بیاہی ہوئی ہیں۔ جن میں سے ۱۰۲۲۹۳ ودھوائیں ہیں۔ ۱۵ برس سے کم عمر کی ۶۳۳۰۲۰۷ لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ اور ان میں سے ۲۸۹۱۲ بیوہ ہیں۔ یعنی تقریباً چار لاکھ لڑکیاں پندرہ برس کی عمر سے

کم ۵۶۹ ... بیوہ ہیں۔ ۲۰ برس سے ۲۵ برس تک کی عمر کی ۱۵۰۳۹ بیوہ ہیں۔ ۲۵ سے ۳۰ برس تک کی عمر کی ۲۰۰۱۰۴۶ بیوہ ہیں۔ ۳۰ سے ۳۵ برس تک کی عمر کی ۲۲۵۸۱۲۳ بیوہ ہیں۔ پچاس سال تک کی عمر کی
۳۴۳ ودھوائیں ہیں۔ جو ہندو مذہب [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کی حکومت مردوں پر

مارشل آئی لینڈز

KHILAFAT LIBRARY

مارشل آئی لینڈز میں جاپانیوں کی حکومت ہے۔ اور یہاں کے باشندوں پر جاپانی تہذیب کا ہی رنگ غالب ہے زبان بھی جاپانی بولی جاتی ہے۔

بحر پیسفک کے تمام جزائر کے خلاف یہاں عورتوں کو محض جانور اور انسانی آبادی بڑھانے کی مشین نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ وہ ہر عزت کی مستحق سمجھی جاتی ہیں۔ اور ہر بات میں ان کا لحاظ سب سے اوّل کیا جاتا ہے شادیوں میں دولھا اپنی دلہن کے خاندان کا حال بڑے فخر سے بیان کرتا ہے۔ اور خطاب جائیداد وغیرہ کا ترکہ عورت کی طرف سے ملا کرتا ہے۔ شادی سے پہلے عورتیں یہ فیصلہ کیا کرتی ہیں کہ کونسا مرد ان کے لئے موزوں خاوند ہو سکتا ہے۔ لیکن ہر حالت میں درخواست مرد ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ تاکہ مرد عورتوں کی شان بے نیازی میں فرق نہ واقع ہو۔ مرد کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ خاوند منتخب ہونے پر اسے ایک عظیم الشان فخر حاصل ہوتا ہے۔ تمام خانہ داری مرد ہی انجام دیتے ہیں۔ کھانا پکاتے ہیں۔ بچوں کو نہلانا اور کپڑے پہنانا۔ کھلانا پلانا۔ تمام مردوں کے فرائض میں داخل ہیں ان کو نہ صرف اپنے ہی بلکہ اپنی بیویوں کے کپڑے بھی دھونے پڑتے ہیں۔ عورتیں البتہ کبھی کبھی یہ ضرور بتا دیا کرتی ہیں۔ کہ کپڑے کس طرح سلنے چاہئیں اور بیل بوٹے وغیرہ کس کس مقام پر بنائے جانے چاہئیں۔ مرد کو کبھی بیکار رہنے کی اجازت نہیں دیجاتی ہے۔ اور اس کا فرض اوّلین یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ دیکھے کہ نعمت خانہ خالی تو نہیں اور اس سب پر ستم ظریفی یہ ہے۔ کہ باغوں کی حفاظت پودوں کا سینچنا مکانوں کا صاف کرنا۔ بھاری بوجھ ایک مقام سے دوسرے مقام پر اپنی پیٹھ پر لاد کر پہنچانا بھی اسی کے فرائض میں داخل ہے۔

بچپن سے لیکر بڑھاپے تک مرد عورتوں کیساتھ مؤدبانہ نیازمندانہ اور مستعدانہ پیش آتا ہے خاوند کی حیثیت سے ہمیشہ نا قابل شک ہوتا ہے۔ اور اپنی بیوی کی ہر ہر ادا پر چاہے وہ کیسی ہی بھونڈی کیوں نہ ہو۔ مر مٹنا اس کا فریضہ مذہبی ہے۔ میاں بیوی کا بگاڑ طلاق علیحدگی اور اس قسم کے دوسرے الفاظ شاید مارشل والوں نے کبھی آج تک سنے بھی نہ ہوں۔ ایک مارشل والی اپنی آقا بیوی کی ہر خواہش کو توجہ اور مستعدی سے سنتا ہے۔ اور نہایت سرعت کے ساتھ اس کے حکم کو بجا لاتا ہی شادی سے پہلے منتخب ہونے کے بعد وہ گھنٹوں اس کے خوبصورت بال سنوارنے میں مشغول رہتا ہے۔ مارشل کی عورتوں کے بال ضرورت سے زیادہ خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور ان کیلئے باعث غرور اور ان کے خاوندوں کیلئے سبب افتخار ہوتے ہیں۔ ان جزائر کی کشتیاں جن کے نام ہمیشہ عورتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ اس طرح بنائی
جاتی ہیں کہ ایک پورا خاندان ان میں سفر کر سکے۔
اور ہر ضرورت کی چیزیں اسی کشتی میں مل جائیں۔
مرد کھلے ہوئے حصہ میں بیٹھتے ہیں۔ تاکہ سمندر
کی جھاگ سے اوّل خود اتریں اور اس کے بعد
نہایت اطمینان سے جھلسا دینے والی دھوپ
میں بیٹھے ہوئے سوکھا کریں۔ لڑکیوں کو بہ نسبت
لڑکوں کے زیادہ عزیز رکھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ
وہ آئندہ ناموری کا باعث ہوتی ہیں۔ مگر لڑکوں
کو جتنا جلد ممکن ہو ماں باپ کو چھوڑ دینا پڑتا ہے
ایک وہ خاندان جس میں لڑکے ہی لڑکے ہوں۔
نہایت ذلیل اور منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اور اس
نحوست اور ذلت کو رفع کرنے کیلئے لڑکیاں
متبنّے کی جاتی ہیں۔ اگر کسی سردار کے لڑکے بھی
ہیں۔ اور لڑکیاں بھی تو اس حالت میں سرداری بڑی
لڑکی کو ملتی ہے۔ لیکن اگر وہ چاہے۔ تو ایسے کسی
غریب ترین عزیز مرد کو (جو یقیناً اسکا خاوند ہوتا ہے
یا ہونیوالا ہوتا ہے) سرداری کیلئے نامزد کر سکتی ہے
ایک سردار عورت جب کسی مرد سے شادی کرتی
ہے۔ تو پہلے اسے سردار بناتی ہے اور ہر قسم کے اختیارات
اسے دیتی ہے۔

جب کبھی ترکہ وغیرہ کے متعلق بحث چھڑتی
ہے تو عورتوں کا سب سے پہلے لحاظ کیا جاتا
ہے۔ اور ان کی ہر خواہش پوری کی جاتی ہے۔
غرض یہ کہ ان مقامات کے مردوں کا یہ اعتقاد ہے
کہ وہ محض عورتوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے
گئے ہیں۔ اور عورتیں ہر حیثیت سے ان سے
اعلےٰ ہیں۔ مارشل میں چند مقامات میں ایک مناد
مقام ہے۔ جہاں شخصی حکومت لوگوں پر اپنا سکہ
جمائے ہوئے ہے۔ کہ سردار عورتیں سردار مرد مع
اپنے کثیر التعداد اُمرار و اراکیں رہا کرتے ہیں۔
رعایا اپنے حکمرانوں پر بھروسہ کرتی ہے۔

روداد جلسہ لجنہ اماء اللہ دہلی

بتاریخ ۷۔ جون ۱۹۳۱ء بروز اتوار بوقت
۵ بجے شام کو لجنہ اماء اللہ دہلی کا ماہواری اجلاس
بابو اکبر علی صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت
قرآن مجید اہلیہ صاحبہ اکبر علی صاحب نے فرمائی
"نور فرقان ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا" یہ نظم
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے پڑھی
اس نظم خوانی کے بعد آٹھ برس کی لڑکی ضیاء سلطانہ
بیگم بنت قاضی اصغر علی صاحب کورٹ انسپکٹر
پولیس جہلم نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے احسانات پر اسقدر بے تکلفی و برجستگی
سے تقریر کی کہ تمام حاضرات جلسہ اس
روانی و سلاست بیانی کو دیکھ کر بہت خوش
ہوئیں۔ پھر سات برس کی بچی تنویر جہاں بیگم
بنت اعتضاد حسین صاحب بی۔ اے علیگڈھ نے
نماز کی ضرورت پر تقریر کی اس چھوٹی سی بچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اپنی تقریر میں لفظوں کو اس فصاحت و بلاغت سے ادا کیا کہ بیبیاں ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھیں یہ دونوں بچیاں غیر احمدیوں کی لڑکیاں ہیں۔ اور اہلیہ صاحبہ شفیع احمد صاحب کی بھانجیاں ہیں۔ خاکسارہ نے سورۃ بقرہ کے ایک رکوع کا ترجمہ سنایا۔ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد صاحب نے کشتی نوح کے دو صفحہ بالتشریح پڑھے۔ آمنہ بیگم نے سورۃ تکاثر کا ترجمہ سنایا۔ اہلیہ شفیع احمد صاحب نے رسومات پر تقریر فرمائی۔ مبارکہ سلطان نے مضمون پڑھا۔ جس کی سرخی "جنت کے پھولوں کی کلیاں" تھی۔ اسکے بعد ممبرات بڑھانے کے لئے کچھ رائیں پیش ہوئیں جنکا فیصلہ اگلے اجلاس پر چھوڑ دیا گیا۔

پچھلے چار اجلاسوں میں تیس۳۰ چالیس۴۰ کے قریب بہنیں شریک جلسہ ہوتی رہی ہیں جنمیں غیر احمدیوں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ اس دفعہ مستورات کی تعداد اسوجہ سے کم تھی۔ کہ گرمی کی شدت سے دور کی بہنیں شریک نہ ہو سکیں۔ ساڑھے چھ بجے جناب اہلیہ صاحبہ جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب و جوائنٹ سکرٹری صاحبہ کی صحت کیلئے دعا کی گئی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ اہلیہ صاحبہ اکبر علی صاحب نے اپنے فرزند کے پاس ہونیکی خوشی میں اجلاس میں لڈو تقسیم کئے۔ اور پھر ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہوئیں اپنے اپنے گھر روانہ ہوئیں۔ (خاکسارہ اے ایم شمیم سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی)

حل طلب معمہ

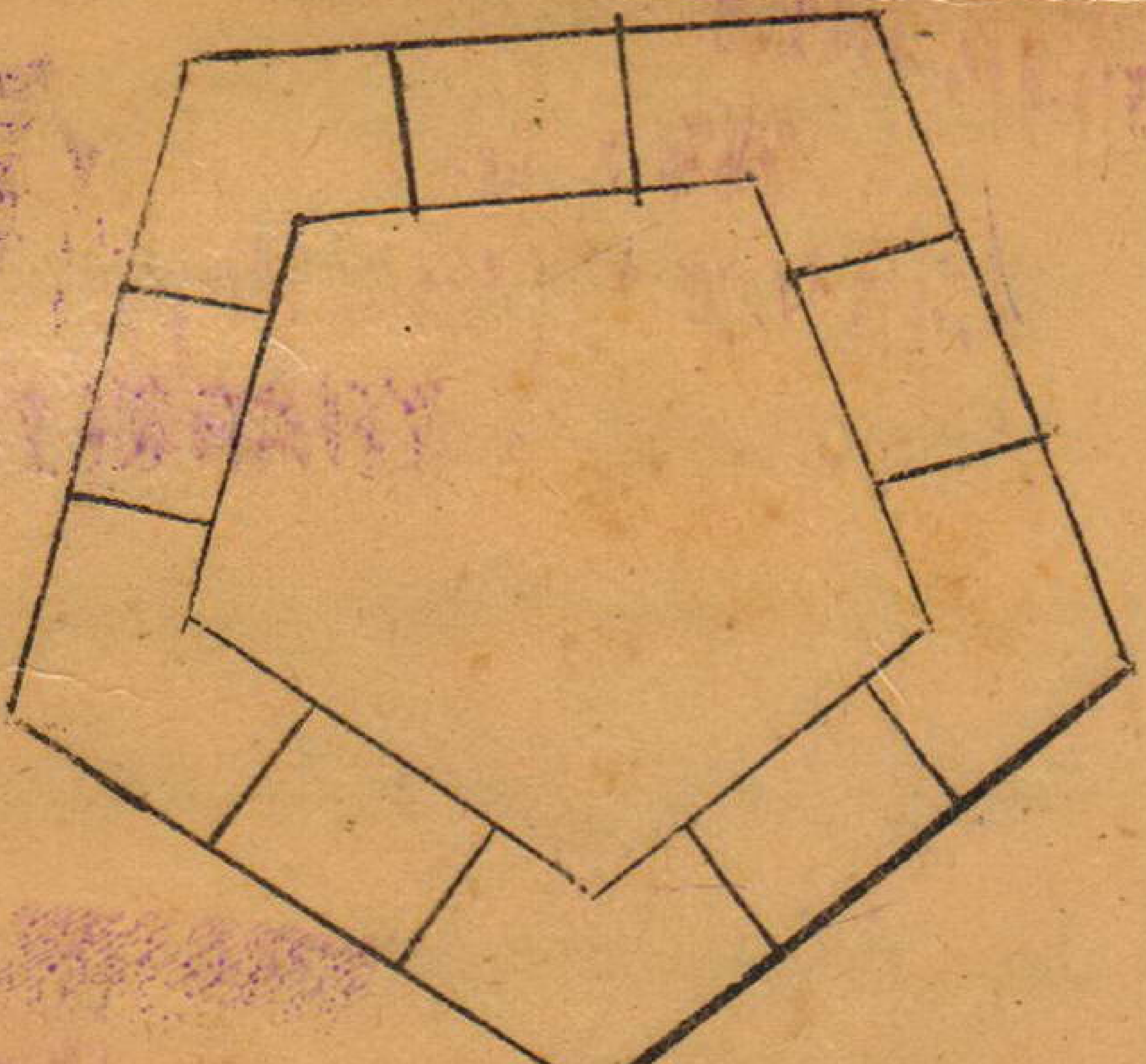

۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

یہ ایک پانچ کونی شکل ہے۔ جس کے ہر ایک طرف تین تین حصے بنے ہوئے ہیں۔ ہندسہ صفر (۰) ایک حصہ میں پہلے ہی درج ہے۔ باقی ہر حصے میں ایک (۱) سے لیکر نو (۹) تک ہندسے اس طرح درج کرو۔ کہ ہر طرف کے ہر تین حصوں کے ہندسوں کا مجموعہ ۱۶ ہو!

خاکسارہ محمودہ بیگم۔ بنت شیخ عبد الغنی صاحب آف وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور

التجاء دعاء

آپ سب بہنوں کو جو کہ مصباح کی خریدار ہیں عرض کرتی ہوں کہ میرے لئے خاص درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک نیک صالح فرزند عطا فرمائے۔

(دوم) اگر کوئی بہن صاحبہ ہماری جماعت کی ڈاکٹری پاس کر چکی ہوں تو برائے مہربانی اخبار مصباح میں کوئی مضمون خاص بیماریوں کے بچاؤ کا لکھدیا کریں۔ اور اگر ہو سکے تو خاص عورتوں کی بیماریوں کا نسخہ بھی لکھدیویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننھی کا بُلاوا

میری گُڈیا[1] کا ہے باہ[2]
پرچھوں[3] آنا بر جو چھاہ[4]
تُو بی[5] مایا تُو بی[6] ناتھ
ننھی بنّی[7] نانا[8] چھاتھ[9]
تم کو چوَن[10] کھناؤں[11] گی میں
اُچھ[12] کو دُودھ پناؤں[13] گی میں
گُڈیا خاطر چھاڑی[14] لانا
اُچھ کے بُبنے[15] بھی بنوانا
اُچھ کو رام چھت[16] بی کہنا
اُچھ کی ما چھی[17] ہو تم - ہیں نا؟
گُڈّا ام[18] نے دیکھا ایک
چھندر[19]، پالا[20]، اچھا نیک
ڈبتی[21] چھاب[22] ہے اس کا باپ
دارو گہ[23] ہے گُڈّا آپ
اُچھ کو اپنی لاڈو دُوں گی
اُچھ بھو کے چھیّے[24] کچھ نہیں نُوں[25] گی

KHILAFAT LIBRARY

۱ گڑیا ۲ بیاہ ۳ پرسوں ۴ شاہ ۵و۶ بھی ۷ بنّی ۸ لانا ۹ ساتھ ۱۰ چاول ۱۱ کھلاؤں گی ۱۲ اُس ۱۳ پلاؤں گی ۱۴ ساڑھی ۱۵ بُندے ۱۶ رام ست ۱۷ ماسی یعنی خالہ ۱۸ ہم ۱۹ سُندر ۲۰ پیارا ۲۱ ڈپٹی ۲۲ صاحب ۲۳ داروغہ ۲۴ سے ۲۵ لوں گی ۔ (گلدستہ لاہور)

نسخہ انیس عالم اشتہار

ایام ماہواری کی خرابی - کمی بیشی دُور کرنے کے لئے ایک ہومیوپیتھک امریکن مجرّب دوا ہے۔

قیمت عہ/ مع محصولڈاک

ملنے کا پتہ:-

ڈاکٹر محمد حسن احمدی - ایم - ڈی - ایچ - ایس - بیری اکبرپور کانپور۔

آداب والدین

:- سلک مروارید کا نوان دانہ ہے - حقوق والدین کے متعلق نہایت سلیس اور دلچسپ زبان میں تبلیغ کی گئی ہے۔ انجمن رفیق الاسلام ایسے رسائل مُفت تقسیم کرتی ہے۔ یہ رسالہ بھی پتہ ذیل پر ایک آنے کے ٹکٹ محصول ڈاک کیلئے بھیجکر یا بیرنگ مُفت منگایا جا سکتا ہے۔

محمد ظفر وکیل گوڑگانواں پنجاب

نقشہ شرح اُجرت اشتہارات

بار	صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم
۲۴ بار	۶۰ روپے	۳۵ روپے	۲۰ روپے	۱۳ روپے
۱۲ بار	۳۲ روپے	۱۸ روپے	۱۲ روپے	۸ روپے
۶ بار	۱۸ روپے	۱۰ روپے	۷ روپے	۵ روپے
۳ بار	۱۰ روپے	۶ روپے	۴ روپے	۳ روپے
یک بار	۴ روپے	۲½ روپے	۱½ روپیہ	یک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶
اخبار مصباح۔ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ پھول میزپوش کے کونوں کیلئے نہایت موزوں ہے
پتیاں سبز پھول گلابی رنگ کے ہونے چاہیئیں ؎

KHILAFAT LIBRARY

زینب بیگم بنت میاں نظام الدین صاحب مرحوم لاہور

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا